© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

اسی لئے تو بدل ڈالا شیخ نے قبلہ

کریں نہ غور جنہیں حب مال وجاہ بھی ہے
کہ آخرت کے لئے کوئی زادِ راہ بھی ہے

اسی لئے تو بدل ڈالا شیخ نے قبلہ
کہ دل میں حرص بھی خوفِ عتابِ شاہ بھی ہے

سیاست آپ کو راس آگئی ہے مولانا
کہ اس میں دولت دنیا بھی واہ واہ بھی ہے

نظر اٹھا کے حکومت سے بات کرتے ہیں
کہ اس میں جرأتِ حق لذتِ گناہ بھی ہے

وہ کیسے چھوڑدیں پنکی کا دوستو دامن
نگہ کی شرم بھی ہے عادتِ نباہ بھی ہے

وہ جنکے ہوگئے حضرت ہم انکے ہو جاتے
ہمارے دل میں بھی حسرت ہے لب پہ آہ بھی ہے

اسی لئے میں ہُوا معتقد ہوں حضرت کا
وہ شخص صاحبِ دل صاحبِ نگاہ بھی ہے

یہ اسکی عقل ہے زر بھی ملا فقیری بھی
وہ شانِ فقر بھی ہے کبرِ کجکلاہ بھی ہے

کوئی تو راہ سجھائیں گے شیخ اے کاشف
کہ فکرِ عقبیٰ بھی دنیا کی مجھکو چاہ بھی ہے

ایک وزیر کی دعا

(اقبال کی روح سے معذرت کے ساتھ)

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی عیش سے کٹ جائے خدایا میری

ہو مرا کام زمانے میں وزارت کرنا
اسی منصب اسی کرسی کی عبادت کرنا

گالیاں سن کے بھی ہو دل نہ پریشاں میرا
کسی جلسے میں نہ ہو چاک گریباں میرا

قوم بھوکی رہے ننگی رہے بیمار رہے
ہاں مگر میری سواری کو نئی کار رہے

ہو الیکشن میں ہمیشہ میرا پلہ بھاری
اور ہو قوم سے پوشیدہ مری عیاری

میرے قبضے میں سدا ملک کی جاگیر رہے
قوم کے لب پہ فقط "نعرۂ تکبیر" رہے

شب کراچی میں کٹے صبح میری لندن میں
اک گھڑی چین میں ہو ایک گھڑی اردن میں

بے کسوں اور ضعیفوں کی ہو شامت ہر دم
ہاں مگر میری وزارت ہو سلامت ہر دم

اہل دولت کی عطا مجھ کو محبت کر دے
میرے خالق میری رگ رگ میں سیاست بھر دے

© rasailojaraid.com